

فصل  
1915001  
فصل

1915001

M.A.LIBRARY, A.M.U.



PE13414

Pop

فصل

فصل

①

1915001



[illegible]

بابلک پان کی  
چاکر پنجاہ  
عدون سپر کہی بی  
جو کھڑکی میں  
سینے پر سوجا  
پیشانی پر  
میں نے کیا  
کسی کو یاد  
نہیں کر سکتا  
خدا کا

کلاب ایسی وہ پہولی پہولی خراب  
بیان کیا کچھ نیکی دہن کے  
کہاں پہنچی لب شیریں کو گلقد  
حلاوت اس قدر کام و زبان میں  
جھاوٹ منہ میں ہی دانستوں ایسی  
مسی ہی اور ہی وفتی دو چندان  
تکلم میں عجب گوہر فشان ہی  
بہر ان ترستی ہی جاہ زرخدان  
غلط گردن کی ہی مینا کی کشیل  
بیاض محمد ظاہر بیان ہے  
گلچین سرخی پان خوشنایون  
یہ خوبی او میں ہی چسپا کلی کی  
زمرہ کی وہ پہلک خوشنما تر  
بڑا ہیر کا نگ جکون میں ایسا  
قیامت سی عجائب و شروش  
بغل سی کچھ نہیں نسبت حسن کی  
نظر کا دخل ہو دی اوس پہ کیونکر  
زلبہ صلی گہر سے خوشنمین  
نہ ہی بازہ پہ خوشن اس پہر سے

کہ گل کہا فی مین ہر دم بچکر خار  
 نہین حسین ہی کنیا لیش سخن کے  
 صفت میں جسکی ہو شاہی عرب لب بند  
 گھلا ہی قند گو یاسٹ ہان مین  
 مسلسل ہو لڑی چون تیوں کی  
 گھٹا میں حسبی ہو برقی در شان  
 تقسیم مین بہار گلستان ہی  
 نہر دول چاہ میں کین و سی حیران  
 کہ ہوتی ہی نہیں سچا کی کشمیل  
 سفیدی استدر اسد کمان ہی  
 ہی گلگون ہوشی عیان چن  
 کہ ہو چینی کی حالت بی کلی کی  
 خدا ہو سبزہ گلزار حیر  
 خراج ہفت کشور ول جسکا  
 کہ ہر اک دیکھہ بوجا تا ہی ہوش  
 کہ ہی خوشبودان ساری چمن کی  
 کہ ہی توید جان بازو کی اوپر  
 ہزاروں نورتن ہر جان امین  
 گہلی عقدی جنبوئی بانک مین

[illegible]

تخصیص علی بن ابی طالب  
که باز زلف بی ادس کو گردانید  
که دل را کون می بیند چو باز  
اب نهایی بنید شرم می جا  
بیازنی دور اندام نهنگ  
کوی است

[illegible]

کہ دیکھو کہینہ جسکے خوشنامے  
 جو دیکھی اوس پر کی ساق سیمین  
 عیان فتنہ سی ہی سرخی کی ڈیرہم  
 خانی دیکھو دس کل کی کف پا  
 چلی جب نازشی وہ سر و قامت  
 ز بس ہی خوبصورت وہ گل اندام  
 جہانک میں جہان میں سب جہاندار  
 مگر کوئی نہ ہی وہ شیریں شام  
 کسی کا دل میں کبھی ہی تصور  
 پلا ساقی شراب کا حراستے

کہ آوی خاک میں اپنی صفائے  
 نہ آوی اوسکو دنیا کی سی لشکین  
 کہ لیوی پنچہم جان قدم چوم  
 ملا کرتی ہیں ہر اک ہاتھ اپنا  
 ادبھی خجل سی شور قیامت  
 پڑا ہی عشق سی ہر ایک کو کام  
 ہوئی ہیں گو ہر جالسی خریدار  
 محبت کی طرف رہتی ہی مائل  
 الہی کون ہی اوس بت کا دلبر  
 کہ آیا زور پر عشق جو اسنے

فریقہ شدن مل غائبانہ ہر جمال  
 کیفیت مقام انفار کثر و لطا و بیان کردن  
 نہ چیم سرگزشت و

عجب کہ عشق ہی غالب جہان پر  
 ہمیشہ عشق گیر ہر مسلمان  
 الہی کیا اثر کہتا ہی یہ نام  
 یہ لیتا ہی کئی انداز سے دل  
 نہ تنہا عشق از دیدار خیرد  
 و من کا حسن اونی کیا سنایا

کہ کہتا ہی عمل ہر ملک حالت پر  
 خدا کرتی رہی ہیں دایمان  
 جو ہیں شیخ و برہن سکی سلام  
 گئی اس سی ہزار و خانگیں مل  
 بسا کین و لت از گفتار خیرد  
 کہ سود اور سود میں پڑا یا

کھاؤں کو دیکھ کر اس نے کہا کہ یہ تو  
دو کھانوں کا نام ہے۔ ایک کھانا  
کہ جس کو عافت کا کھانا کہتے  
ہے۔ دوسرا کھانا کہ جس کو  
دو کھانا کہتے ہیں۔ یہ کھانا  
کہ جس کو کھانا کہتے ہیں۔ یہ  
کھانا کہ جس کو کھانا کہتے  
ہیں۔ یہ کھانا کہ جس کو  
کھانا کہتے ہیں۔ یہ کھانا  
کہ جس کو کھانا کہتے ہیں۔

[illegible]

کربن انکسوس سی ہر ایک کو از  
جہان ہی ہوا و پھواری ہوا کا سا  
کربن ٹیپ بنانی











نہو باوجود ان  
کے کہ وہ اپنے  
زبان پر جس  
کوئی اور زبان  
پر نہ بول سکتے  
تھے۔



[illegible]

[illegible][illegible][illegible]

یہاں لکھا ہے کہ اس کا نام ہے  
 پلا ساقی سے الفت کا اک جام  
 کہ آیا ہی درستی پر مرا کام

پلا ساقی سے الفت کا اک جام  
 کہ آیا ہی درستی پر مرا کام

رسا نیدن نامہ من بانیل و خبر یافتن پر دمن ز نامہ پیغام  
 و مفت رگرون ساعت شاد وے برای دمن

<p>چلا اور ماہوا چاکتری سے                  گیا او جین میں ہا بال فشان                  ہوئی مضمون ہی اوسکی سب خبر دا                  نہیں چھپی ہی جیسے شک کے بو                  ہوا پیدا اوسی شطرنج کا غور                  بلایا ہمیشہ نون کو تنابے                  پڑا ہی در میان اردن غضب                  بچی جو اب یکایک اسجکات                  رہی گی پھر بکھنی کی نہیں راہ                  دمن کا دل جو یوں گہری پایا                  کروں شادی کی ساعت ابھی                  بھلا دی طور سب یوانی پن کا                  کرمی لکونہ پیل غم ہی پامال                  گاہ فرزین رہی شہ کی ملامت                  جنون ہر صاف بازی دکر چا</p>	<p>جو پایا مرغ فی نامہ نیری سے                  خوشی سی جلد کوشش کر و چندا                  دیا جوق نل کو نامہ یار                  گئی اور کر خبر یون دم میں ہوسو                  دمن کی باپ فی حب یہ سنا طو                  سمجھ کر عشق سی آگے خرابے                  کہا افسوس و محزون کا یہ سب                  چلون کس فکر منصوبی سی یہاں                  گیا جو چار خانی میں کہیں شاہ                  چھی یہ شہر خہ کس فی لکایا                  زمانے کا بہت ہی حال ابتر                  کہ رخ الفت سی پھر جا دمن کا                  فراغت سی ہی ہر وقت خوشحال                  غرض سب سی ہی ہی بات بہتر                  اگر اس درسی مھرہ گذر جائے</p>
--	--

یہاں لکھا ہے کہ اس کا نام ہے  
 پلا ساقی سے الفت کا اک جام  
 کہ آیا ہی درستی پر مرا کام

یہاں لکھا ہے کہ اس کا نام ہے  
 پلا ساقی سے الفت کا اک جام  
 کہ آیا ہی درستی پر مرا کام

یہاں لکھا ہے کہ اس کا نام ہے  
 پلا ساقی سے الفت کا اک جام  
 کہ آیا ہی درستی پر مرا کام









[illegible]

[illegible]





[illegible]

[illegible]



منظور از این است که هر کس در این کتاب  
چیز را می بیند که به او نرسیده باشد  
یا چیزی را که به او رسیده باشد و نداند  
که چیست یا چگونه است باید بداند که  
این کتاب برای آنست که هر کس در این  
کتاب چیزی را می بیند که به او نرسیده  
باشد یا چیزی را که به او رسیده باشد و  
نداند که چیست یا چگونه است باید بداند  
که این کتاب برای آنست که هر کس در این

کتابت شد در روز ۱۰ شعبان ۱۰۸۰ هجری قمری  
 در محفل حضرت مولانا شمس الدین عظیمی  
 در شهر کابل

این کتاب در روز ۱۰ شعبان ۱۰۸۰ هجری قمری  
 در محفل حضرت مولانا شمس الدین عظیمی  
 در شهر کابل

این کتاب در روز ۱۰ شعبان ۱۰۸۰ هجری قمری  
 در محفل حضرت مولانا شمس الدین عظیمی  
 در شهر کابل

<p>بجا جب صدم پر کوشش سے              دمن ہی اوس جگہ سی لپٹ چکر آہ              سر راہ ایک نرملین قنار              اونہوں فی بوجاوس شکر کی پٹی              ہوئی اس طریقی مائل ستم پر              نہیں چڑھا سلامت ہانپہ لکین              بری بر ہی نہ کچھ اسبب آیا              غرض لیکر دمن کو وہ برہمن              شتایی قدم اپنی اوٹھائی              اونہوں کا جو دمان فرما نہوا تھا              گئی جب سامنی اوسکی پریشان              بگڑے حمت ہی کی جسد مہیون پر              رکا کچھ دیر حیرت میں کہ یارب              سمجھا اوس ہی کی قدر برتر              پریشان نہ لکھا دیکھا جو اوسکو              کہ کیا شجر پڑی ایسی تباہ ہے              بنا جھسی لکڑا سبات کا تنگ              نہان کٹی ہی اپنا حال پُر درد              دمن فی دیکھہ اوسکی مھر پائے</p>	<p>ہوا لشکر پہراک جانب کو رہے              چلی ناچار ہوا لشکر کے ہمراہ              ہوا درپیش خجک ہاتھیوں کا              پہنچ کر فی طرح آفت مچائی              کہ یکسر کر دیا پامال لشکر              رہی باقی قحط تھوڑی برہمن              خدا کی جسم فی اوسکو بچایا              ہوئی آگے و ہانسی پہر قدم زن              کل صحر اسی آبادی میں آئی              عجب بے یادل و ہر آشنا تھا              ہوا آنکھوں سی اپنی گوہر نشان              نظر آئی اوسی وہ ماہ سپر              کوئین سی کب یہ نکلا ماہ شنب              تہا با تخت کی اسنے برابر              لگا وہ پوچھی بس مہربان ہو              ہوئی تنہا جو اپنی گہری راہ میں              بہت غلامرین تو حالت سہی ہی              ہوئی ہی کیون برنگ کھڑ بازو              سنا یا حال اپنا کچھ نہ بانے</p>
--	--

کتابت شد در روز ۱۰ شعبان ۱۰۸۰ هجری قمری  
 در محفل حضرت مولانا شمس الدین عظیمی  
 در شهر کابل





کجا که منی که بی سنی که یون رت برن  
 بدن بی جو سیه او سکا سر پا  
 غرض تل کو سچا که اونی نیکیس  
 کہا ای نیک سیرت کیا تر نام  
 وطن بی کسلی خاطر او پنهانی  
 شرف کس بات مین کتباتی  
 کہا نل نی که ای سرور عالم  
 وطن سچ که نهین کتباتی نهین کلیم  
 اگر چه چون نمی فنین مین استاد  
 که گویو مین نه سر با عیب جو هو  
 کرون ظاهر که اتنا اسمین هم  
 هنر تر برن کو جب یہ سنایا  
 جانتک مین مین تہی یار و دوز  
 سفر کی باری گردن سبک کر  
 جدائی سی ہمیشہ تہا یہ معمول  
 پھر سکی بعد ہوتی تہی جہان ام  
 گذرتی سخت او کی تہی مین ن ترا  
 گیا او سیمین کی غم مین سونا  
 وہاں تہی نل کی جو غمخوار دوچار

لگا کہنی کہ بی وہ کوئی سردار  
 یہ بی سب ظلم چرخ نیلگون کا  
 بلایا جلد بانی رو برو بس  
 ہوا غرت سی کیون ہشتون شام  
 یہاں سکی محبت گنج لانی  
 کیا ہی کس نہر سی فیض حاصل  
 کروں کیا عرض پناحان ہم  
 گدا ہوں کیس رباہک میر نام  
 مگر سب مین ہنر اک خوب بی د  
 فطر مین اپنی کر لیتا ہوں او کو  
 روشن اس سبب کی در ایسا قدم  
 بہت نل کو غنیمت او سنی یا  
 کیا خوش ہو کی ہر اک کو سرفراز  
 ہوا باری فردکش نل ہاں  
 کہ دنگو کام مین رہتا تھا شوق  
 رہا کر تا تھا حکمین بی دلایام  
 گردن ہمار کو گزری ہی جون  
 سحر تک شمع کی مانند رونا  
 سدا بہتی تہی حیرت مین کرنا

[illegible]

نقلم و کلاست

میری غم سی لو نہون پر کیا ہوا  
کہا سب میں تری فرقت میں جان  
تری اس تجو میں بی شہر پا  
ہوئی میری یہا تک جو رسا  
سنا یا حال جب یہ ہمیں نی  
نہایت برق سی کہی قاری  
وہا پر اتفاقا ایک محرم  
یکایک سنکے او سکا نالہ و آہ  
کہ اس دم دیکھ کر اک برہمن کو  
بزرگ شمع روئی ہی کھڑی زار  
کہی جہوقت اوسنی یہ حکایت  
دین کو بیواری سی بلایا  
کہا انکو ہنسی تیری اسے پر پرو  
تری غم سی نہایت غم جی سہا  
اسی صورت سی کی ہر چند تکرار  
نہیں از درون باہر نکالا  
نیا فی جب نشان اوسنی ہنسی  
کہ امی ز نادر از نیک کردار  
حقیقت جو کہ ہو دی اس جگہ راسخا

کہاں رہتی ہیں در احوال کیا ہی  
لبو پر اری ہی دروسی جان  
پہری ہی قافلہ صحر البصر ا  
تری اقبال فی کی رہنمائے  
دکھا یا سوز اپنا بھی دمن نے  
ہوئی انسو سی اسے نو بہار سے  
کہ تھی او سن زمین کی یار و ہم  
کیا بانو کو اوسنی جا کی آگاہ  
ہوای غم بہت اوس سیتن کو  
نہیں کہ سوز دل کرتی ہی ظہار  
تعجب میں ہوئی بانو نہایت  
تسلی دی کی زانو پر سہا یا  
بہی میں بی سبب کیونچ انسو  
تباہ کیا الم اس دم سچی سے  
کیا اوسنی نہ لیکن حال اظہار  
چہا کر اور ہی باتو نہیں ٹالا  
الک بلو کی پوچھا برہمن سے  
دلائی ہون سچی سو گند ز نادر  
کرمی تو چہرہ ظاہری کم و کاست

میری غم سی لو نہون پر کیا ہوا  
کہا سب میں تری فرقت میں جان  
تری اس تجو میں بی شہر پا  
ہوئی میری یہا تک جو رسا  
سنا یا حال جب یہ ہمیں نی  
نہایت برق سی کہی قاری  
وہا پر اتفاقا ایک محرم  
یکایک سنکے او سکا نالہ و آہ  
کہ اس دم دیکھ کر اک برہمن کو  
بزرگ شمع روئی ہی کھڑی زار  
کہی جہوقت اوسنی یہ حکایت  
دین کو بیواری سی بلایا  
کہا انکو ہنسی تیری اسے پر پرو  
تری غم سی نہایت غم جی سہا  
اسی صورت سی کی ہر چند تکرار  
نہیں از درون باہر نکالا  
نیا فی جب نشان اوسنی ہنسی  
کہ امی ز نادر از نیک کردار  
حقیقت جو کہ ہو دی اس جگہ راسخا

۳۴

نقلم و کلاست  
میری غم سی لو نہون پر کیا ہوا  
کہا سب میں تری فرقت میں جان  
تری اس تجو میں بی شہر پا  
ہوئی میری یہا تک جو رسا  
سنا یا حال جب یہ ہمیں نی  
نہایت برق سی کہی قاری  
وہا پر اتفاقا ایک محرم  
یکایک سنکے او سکا نالہ و آہ  
کہ اس دم دیکھ کر اک برہمن کو  
بزرگ شمع روئی ہی کھڑی زار  
کہی جہوقت اوسنی یہ حکایت  
دین کو بیواری سی بلایا  
کہا انکو ہنسی تیری اسے پر پرو  
تری غم سی نہایت غم جی سہا  
اسی صورت سی کی ہر چند تکرار  
نہیں از درون باہر نکالا  
نیا فی جب نشان اوسنی ہنسی  
کہ امی ز نادر از نیک کردار  
حقیقت جو کہ ہو دی اس جگہ راسخا

حوالہ چکے ہیں جس سے ہرگز نہ ہوا  
 سنائی بکلیاں دوسری جگہ سے  
 سب سے پہلے دیکھو کہ کیا ہوا  
 سب سے پہلے دیکھو کہ کیا ہوا

جس ہی کچھ خیال لے دلدل  
 نہیں اس پیچ سی پاتا ہی آرام  
 دمن جس روز سی بندر میں آئی  
 پدرنی گرچہ دی اک باغ میں جا  
 وہاں کیہ اور ہی تازہ ہوا  
 جلا دل آتش گلشن سے اوسکا  
 چمن میں بی گلی سی روز ہر بار  
 ہوئی وہ کون مجھ سی کچ ادا  
 اوڑی تہا مرغ دل ہر ہوا  
 جھی صحرای بہتر اس چمن سی  
 بلا کر آخر شب دایہ کو اک روز  
 اگر چاہی مری اب زندگانی  
 توی جلدی خبر میری صدم  
 نہیں تو روز غم کہانی رہون گی  
 کہا دایہ فی سن اس گلشن کو  
 جگر شاداب رکھ سپر چمن سے  
 نگر دیوانہ پن کی گفتگو تو  
 جلاتی ہی تپ غم سی عبت دل  
 یہ کہتے ہر محکمین جا کی فی الحال

نظر میں اوسکی ہی عالم شہنار  
 پریشانی سی کہتا ہی سدا کام  
 جنون فی اور ہی رنگت دکھائی  
 کہ ہو آزا و غم سی سر و چنا  
 کہ گل بے یاری گیا خار سے کم  
 ہوئی سبزی سی گرمی اور پیرا  
 کہا کرتی کہ اسی چرخ شہکار  
 قصور میں جو تیری راست ہے  
 پہنسا یا پہر بیان دارم بلا میں  
 جھی غربت گوارا اس وطن سی  
 لگی کہنی کہ اسے غمخوار دل ہوز  
 نہو بر باد جسمین جو جوانی  
 نگر تاخیر اسپین ایک م کے  
 تری ہاتھنسی بسجانی رہونگی  
 کہ بتیابی میں تو اوقات مت ہو  
 گرانی دور کر نازک بدن سے  
 گر کہیں چوڑ دی اب ہی ہو  
 کہ میں کب ہوں داسنی غامی  
 کہا مان جی من کی غم کا حوال

جو چوڑی تپ غم سی عبت دل  
 کہی اور دھبا غم سی  
 تپا اوسکا  
 اوسکی لکھا سچہ غم  
 مفصل سے بیان کرنا  
 راجا حال خطا و گناہ  
 غم بادامی کب عین  
 جو غم سے بہت جا لگتا

۳۵

نظر آیا اوسکی شہنار  
 وہ بتیابی میں تو اوقات مت ہو  
 کہ بتیابی میں تو اوقات مت ہو  
 کہ بتیابی میں تو اوقات مت ہو  
 کہ بتیابی میں تو اوقات مت ہو

اوسکی  
 کہ بتیابی میں تو اوقات مت ہو  
 کہ بتیابی میں تو اوقات مت ہو  
 کہ بتیابی میں تو اوقات مت ہو  
 کہ بتیابی میں تو اوقات مت ہو



[illegible]

سب سے پہلے اس کی طرف سے  
 ہوا تو اس نے اس کی طرف سے  
 دیکھا تو اس نے اس کی طرف سے  
 دیکھا تو اس نے اس کی طرف سے

مگر بہن جیسن کی دوروز باتے  
 کہ ہی اس سنجین حاصل تھی گنج  
 لگا لہنی پہر آخر یون من سی  
 عبت تو اس طرح شکستہ لگی  
 کہ بیڈ بہ ہی بہت رنگ زمانہ  
 نہ ہو جسمیں تیرا کوئی زبان گیر  
 یہ عاشق کی لمبی افسوگری ہی  
 بہت بہن او سکوسہ سامری  
 دکھاوی ایک م میں سیریم  
 تو اس کی واسطی یہ استھان  
 ہوا مثل صبا آخر قدم زن  
 کھا پیغام او س غنچہ دہن کا  
 ہونی پیدا نہایت بی قرار  
 گہا اس طع رسی کامی میری ہم  
 کہ ہو گا وقت شکل میں یار  
 کہ ہی تیار شا دیکا سر انجام  
 کہ ہی مائل جی پر وہ سکریب  
 ولی بند رہا نہی ہی بہت  
 کہ دو دہن فقط پہنچون ان

سب سے پہلے اس کی طرف سے  
 ہوا تو اس نے اس کی طرف سے  
 دیکھا تو اس نے اس کی طرف سے  
 دیکھا تو اس نے اس کی طرف سے

کہ ہی بلکل غلط مگر انصاف  
 دین ہی اس طرح نہایت گمان ہی  
 مری احوال پر وہ مہربان ہی  
 نہیں ان برن کو پیغام ہی  
 سب سے پہلے اس کی طرف سے  
 ہوا تو اس نے اس کی طرف سے  
 دیکھا تو اس نے اس کی طرف سے  
 دیکھا تو اس نے اس کی طرف سے

سب سے پہلے اس کی طرف سے  
 ہوا تو اس نے اس کی طرف سے  
 دیکھا تو اس نے اس کی طرف سے  
 دیکھا تو اس نے اس کی طرف سے





ہونی چون بق وہ چابک تھیک  
 یہاں جو شہر میں ت بڑن آیا  
 نہ آئی کان میں طبل کی آواز  
 نہ اوٹھتے تھی کہیں دم گنگ لال  
 نہیں فوت سنی بچتی کہیں جب  
 سوائی دلمین جیسرانی نہایت  
 کھا چین کیا ہی کبیر سازے  
 مرادہ کونسا تھا دشمن جان  
 دمن کی باپ فی ہی یہ خبر پائی  
 کہ چوڑا ملک اپنا کس سب سے  
 بہت ظاہر میں آخر پیش آیا  
 کہا یوں رسم جہانی ادا کر  
 عنایت کی یہاں جو آپائی  
 یہاں سی ہی مسافت استہدرو  
 یہ سنکر اور بھی حیرت میں آیا  
 سبھ کراپ کو ناخو اندہ جہان  
 نخل آیا عسرق ساری زمین  
 نہ امت استہد پہلے اوٹھا کر  
 کہ تہی جو دلو دلسی آتش نائی

صدائی رنگ پہنچی آستانک  
 کہیں آثار شاہیکانہ پاپا  
 ندیکہ اک جگہ پر رخص کا ساز  
 اسی صورتی سب باجوختا تھا  
 ہوئی ت برن کی نوبت بری  
 ہوئی حاصل پشیمانی نہایت  
 ہوئی ہی کس سی یہ رو باہ بازے  
 مسافتیں کیا ناحق جو حیران  
 راکچہ دم تلک حیرت سی غم کہا ہی  
 ہوا اور دہان کے طلب سے  
 مکان میں اپنی ناچار سی لایا  
 کہ ہی ہر چند گستاخی سہرا  
 بہلا کس راہ سی تشریف لائی  
 کہ قاصد کو نہیں جانی کا مقدور  
 کہ بیان میں اوسیدم سہرا  
 ہوا دلمین بہت اپنی پشیمان  
 خجالت نہی بات آئی دہن میں  
 کہا یوں آخر شش باتیں ناگو  
 محبت اسطرف کو کہیں لائے

جھوٹی باتیں کہیں نہ کہیں  
 جھوٹی باتیں کہیں نہ کہیں  
 جھوٹی باتیں کہیں نہ کہیں  
 جھوٹی باتیں کہیں نہ کہیں

کہا کچھ نل سی ہی جگو خنبری  
 کہاں گشت کپڑوہ مست بیدل  
 کہا محرم سی پر یون نل فی سنکر  
 حقیقت گرہ سب مینی سنائی  
 دمن می پر یوہ جو یہاں ہی  
 جہاں کہتی ہیں دسکے اور جاہ  
 اگرچہ نل بھی خود موجو دیہاں ہی  
 اشار و سنکی کباب حال اظہار  
 کہ گدرا حال کیا دمن عین پر  
 پس محرم کی باتیں عاشق زار  
 نہ نکلی بات پھر ہر گردن سی  
 یہ حالت دیکھ محرم نے اوسیم  
 کہ ہی اک شخص دونو میں مغموم  
 اگرچہ ہو گیا ہی نگ تبدیل  
 خوشی کی پھر سب رانی جہاں  
 زبانی سنکے یہ محرم سی کور  
 کہا بی آب و لاش وہ ہنرور  
 اگر یہ اجرا ہی کرد کہا دس  
 یہ کہکیر ہر سوار دیک منگو

پیشانی لفت کار لکد ہر ہی  
 تڑپتا ہی پڑا مانند ہسل  
 کہ ہی اسدم کہاں تیرا تصور  
 سخن کی نہ مگر توفی نہ بائے  
 او اپردوسکی مفتون اک جہاں ہی  
 او نہو نہیں ایک مین ہی ہون  
 مگر تیری نظری بی نشان ہی  
 کہا محرم فی پر یون کر کی ہرار  
 گیا یہاں ہی جو تھا پیغام لیسکر  
 یکایک درد دل سی روا و ہزار  
 ہوا نا کام رفت مین سخن سی  
 کیا گھر مین دمن کو جا کی محرم  
 محی ظاہر مین نل ہوتا ہی معلوم  
 مگر باتوں سی سب مٹی ہی تشیل  
 رہی نگین بیت دن نگین انین  
 ہوئی اوس غنچہ لب کی سیکلی دو  
 چکا تا ہی غذا مین خشک اور تر  
 بھی بیشک یقین ہر اوس سی او  
 دینی دو نومع اک گل کی بھرا

جھوٹی باتیں کہیں نہ کہیں  
 جھوٹی باتیں کہیں نہ کہیں  
 جھوٹی باتیں کہیں نہ کہیں  
 جھوٹی باتیں کہیں نہ کہیں

۴۱  
 دیکھ کر غدا دمن دیکھ کر  
 دیکھ کر غدا دمن دیکھ کر  
 دیکھ کر غدا دمن دیکھ کر  
 دیکھ کر غدا دمن دیکھ کر

جھوٹی باتیں کہیں نہ کہیں  
 جھوٹی باتیں کہیں نہ کہیں  
 جھوٹی باتیں کہیں نہ کہیں  
 جھوٹی باتیں کہیں نہ کہیں

کتابهای بیست و یک  
کتابهای بیست و دو  
کتابهای بیست و سه  
کتابهای بیست و چهار  
کتابهای بیست و پنج  
کتابهای بیست و شش  
کتابهای بیست و هفت  
کتابهای بیست و هشت  
کتابهای بیست و نه  
کتابهای بیست و ده

۴۲

کتابهای بیست و یازده  
کتابهای بیست و دوازده  
کتابهای بیست و سیزده  
کتابهای بیست و چهارده  
کتابهای بیست و پنجاه  
کتابهای بیست و شانزده  
کتابهای بیست و هجده  
کتابهای بیست و نوزده  
کتابهای بیست و بیست  
کتابهای بیست و بیست و یک

کوی جان کجای است که چرخ چرخ  
 بوی جان کجای است که چرخ چرخ  
 کوی جان کجای است که چرخ چرخ  
 بوی جان کجای است که چرخ چرخ

ہو اجندم گر نیان سحر چاک  
 نخل پر دیشی بل صحن سترین  
 نخل دین سب کی کچل خوشی حال  
 لوتی لوتی جلاوس ہی ہر طرف بو  
 خط گذارتھا اکدم بلکہ کچھ کم  
 سیاہی زہر کی سیب پیچ سے  
 کیا چون تل فی اوس کو زیب بالا  
 سراپا پیر ہن ہی آگے نور  
 بنا تھانے سہلے جو ہشک زنگے  
 یہ سن ارباب عیش آئی دوان  
 لگی مردنگ سی تالین اوٹھانی  
 طنبو روشنی عجب بت سجائے  
 دولٹنی یک قلم جانا را سوز  
 یہاں ت برن فی یہ حال سنکر  
 جہان بیٹھا تھانے گردن جھکا  
 لگا کرنی نہایت عذر خواہ ہے  
 تری خاطر ہمدرد شہر یار سے  
 کہ درت جو ہو ہی میری خطا سے  
 کہاں تل فی کہ بسلی ہی پھر احسان

بہرہ ہر روشنی سی دامن خاک  
 فراغت ساتھ خوش بیٹھا ہوا ہن  
 کیا پھر رنگ پیدا آگ میں ڈال  
 بلایا اوس بلا کو پردہ کی جادو  
 کہ پہنچا دیا نہ تیشین دم  
 کتاب دی جلا اوس پین ہی  
 ہوئی تاب دور ہر کی دو بالا  
 سیاہی اور گئی مانند کا فور  
 ہوا گورا بدن مثل فرنگے  
 ہوئی سب قص میں پیر جوان  
 تھی وہب سی بجائی شادابی  
 کہ عالم فی خوشی سر فوسی پائی  
 خوشی پیدا ہوئی گویا اوس روز  
 کیا حجب پھر میں فرو سہر  
 کیا غیر قس بان منہ کو ہپائی  
 کہ انی نیت وہ اور رنگ ہی  
 ہوئی مجھنی کہ خد شکر دے  
 مصفا کر اوسی آب خطا سے  
 خداوند مونسہ ہی کو ہر جان

مژدہ زدن کی کوئی پورا  
 کیا زدن کی کوئی پورا  
 کیا زدن کی کوئی پورا  
 مژدہ زدن کی کوئی پورا



صد اوچوی بیجی  
صفت سی بوجانی جانی  
سخت سوزنی چوین جان  
بی بی علی سی جوهر ادبیا  
سلامتی و خاصه عام  
پوری اکبر الکریم سلیمان  
جان پوه برادر دین

عبدالله





کہ ہوتا ہوں جدا ایامہ تجھے  
 نہیں کچھ خبر لے چکو ہی چاہ  
 کروں کس طور سے نیا کامین ساتھ  
 بہت کچھ تو فی غمخواری مری گی  
 مری خاطر الم کیا کیا اوٹھائے  
 میں اب کچھ دیر میں جاتا ہوں شک  
 پنچوڑا سی شمع و رعبت یہاں کی  
 کہاں رو دو من نی کا ی وفادار  
 نہیں ہی یہ طریق آشنائے  
 جدا ہو پاس سے جب یار جانے  
 جچی خوش ہی تری ہمراہ چلنا  
 نہیں تجھ گردانی کچھ کروں گی  
 جو بھولی ہوں طریق دوستدار  
 کہا تجھی مری دوری ہی مشکل  
 نہ ہو ظاہر میں گرتجھی ملاقات  
 تری صورت فی مجھ کو اسی منہ  
 بڑا یا مرتبہ میرا یہاں تک  
 یہ کہو گلیدن سے ہاتھ مل مل  
 گئی بس سحر اوکی سوی انداز

[illegible][illegible]

٢٤

بزمِ حسنہ کی چوٹی پر  
 بزمِ کرب و غم کی چوٹی پر  
 ہیں ہر زور و دوشاک  
 ہیں ہر بے تاب و رنج  
 کی ہنستی ہوئی عاشقِ جوان پر  
 دیارِ دل کی ہر لاش

[illegible]

کلی طبعی بزرگ شمع کا نور  
ز بس وسعتین کو عشق تہا اک  
پلا ساقی شراب سُرخ مقول  
کہلایا نصیر کا ہر ایک کو نور  
صنم کی سادہ جھلک ہو گئی خاک  
کہ دل جاوخی شی سی مثل گل پھول

### در ختام کتابچہ

کرون میں شکر خالق کا ادا اب  
کیا ہی اب یہ او سکی فضل فی کام  
ہوئی جب مقنوی طیار یکسر  
مری ہیں ایک شفق کالی پشاد  
عنایت کراد سیدم غور میں  
پڑی اس مقنوی کو شوق سی جو  
فلک پر چنک ہے ہر طرف  
کسٹن سا قیادہ می پلا د  
عدم سی جسنی کی خفت عیان  
ہوا جو سب درست آغاز و انجام  
ہند تا پنج کا دلمین قصور  
ہوئی اس مقنوی کو سنے جو شاد  
کہا یہ داستان بہت اقرار  
خدا یار کہ ہمیشہ شاد او سکو  
ہی یہ داستان عالم میں ہو  
کہ سچی سی خاری پیر نہ لائے

کنین سنے جو ہیں  
ہوئیں گئے میں ہو کہ سے پکتر

### خاتمہ الطبع

شکریہ و ذوالہن کہ مقنوی نلد من از تصنیف فصاحت و بلاغت سر  
منشی بہکونت رای متوطن قصیدہ کا کوری تیار پنج پانتر و ہم سوال شمعہ آج

در شہر کانپور بطبع علوی علی شجاع طبع شد



CALL No. { ۱۹۱۵۵۵۱ } ACC. NO. ۱۳۷۱۴  
 AUTHOR - مفتی محمد شفیع  
 TITLE - مکمل

RQ506.99.

۱۹۱۵۵۵۱  
 ۱۳۷۱۴  
 مکمل

Date	No.	Date	No.
RQ506.99.	۵۲۸۷		



# MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

## RULES :-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-book and **10 Paise** per volume per day for general books kept over-due.

